بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 9 مدیر:- نعیم احمد قیر، کتابت و ڈیزائنگ:- رشید الدین، محمد احمد ماہ امان 1383 ھش، بمطابق مارچ 2004ء شمارہ نمبر 3

اجتماعات برائے واقفین نو

ریجن مائن فرانکن:- مؤرخہ 14 دسمبر 2003ء کو ریجن مائن فرانکن کا یک روزہ سہ ماہی اجتماع برائے واقفین نو منعقد ہوا۔

اس اجتماع کے لئے تاریخ کا اعلان گذشتہ اجتماع کے اختتام پر ہی کر دیا گیا تھا نیز اس اجتماع کے مقابلہ جات کے لئے نصاب آیات قرآنیہ، نظم اور تقاریر کے لئے عنوانات وغیرہ بھی اسی موقع پر دے دیئے گئے تھے تا واقفین پوری طرح تیاری کر سکیں۔ صبح 10:30 بجے افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام پڑھے جانے کے بعد مہمان خصوصی مکرم محترم ساجد احمد نسیم مربی سلسلہ عالیہ نے خطاب فرمایا۔ جس میں والدین اور واقفین نو کو نصائح فرمائیں۔ اس کے علاوہ چند سوالات کے ذریعہ تعلیمی و تربیتی پہلوؤں کا جائزہ بھی لیا۔ دعا کے بعد نصاب میں سے واقفین کا امتحان لیا گیا۔ وقفہ کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں واقفین نو نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

شام 5:30 بجے اختتامی اجلاس ہوا۔ ناظم اعلیٰ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد مربی صاحب نے اختتامی خطاب میں واقفین کو نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنے اور روزانہ تلاوت قرآن کریم و اردو سیکھنے کی طرف خاص توجہ دلائی۔ آپ نے انٹرنیٹ، ویڈیو گیمز اور ہینڈی کے نقصانات کا ذکر کرکے بچوں کو ان سے حتی الوسع دور رہنے کی تلقین کی اور والدین کو نصیحت کی کہ انٹرنیٹ استعمال کرتے وقت بچوں پر نظر رکھیں۔ تقسیم انعامات کے بعد یہ تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹ:- اعجاز احمد ناظم اعلیٰ اجتماع، ہناؤ)

ریجن ڈسن ڈارمسٹڈ کے واقفین نو کا اجتماع مؤرخہ 6 دسمبر 2003ء بروز ہفتہ منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریب 10 بجے زیر صدارت مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ شروع ہوئی۔ تلاوت عہد نظم کے بعد افتتاحی خطاب میں آپ نے حاضرین کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور تحریک وقف نو کے تحت صحیح معنوں میں قربانی کی طرف توجہ دلائی اور تربیت کے اعلیٰ معیار اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ 11 بجے تا 13:30 تک تمام بچوں اور بچیوں کا جائزہ نصاب لیا گیا اور ساتھ ساتھ علمی مقابلہ جات تلاوت تقریر بھی کروائے جاتے رہے۔ تفریحی پروگرام میں بچوں کی کھیلیں بھی کروائی گئیں۔ اسی دوران مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو بھی تشریف لائے اور حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

16:00 بجے اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم شمس الحق صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو جرمنی شروع ہوئی۔ تلاوت، نظم اور ترانہ (جو بچیوں نے پیش کیا) کے بعد آپ نے اپنے خطاب میں بچوں کو اور والدین کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازتے ہوئے صحیح معنوں میں اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ کہ وقف کا مطلب سمجھتے ہوئے اپنی ذمہ داری کو صحیح رنگ میں ادا کریں۔

آپ نے نمایاں پوزیشن لینے والے بچوں میں انعامات بھی تقسیم کئے۔ مجموعی لحاظ سے اجتماع نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مزید احسن رنگ میں بچوں کی تربیت کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہماری کوششوں میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

(رپورٹ:- محمد اجمل، ریجنل سیکرٹری وقف نو)

ریجن نورڈ رائن میں جلسہ یوم والدین کا انعقاد

مؤرخہ گیارہ جنوری 2004ء بروز اتوار ریجن نورڈ رائن میں یوم والدین کا کامیاب انعقاد ہوا۔ الحمدللہ

یک صد سے زائد خواتین و حضرات نے اس میں شمولیت اختیار کی۔ اس جلسہ سے مکرم مربی سلسلہ محمد جلال شمس صاحب، ریجنل امیر مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب نے بچوں کی تربیت اور انٹرنیٹ کے نقصانات پر خطاب فرمایا۔ سیکرٹری تربیت مکرم محمد ادریس صاحب اور اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف نو نے جرمنی میں ''طالب علموں کے مسائل'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ والدین نے بھی اپنے اپنے تجربات کی روشنی میں مفید مشوروں سے نوازا۔ آخر میں سوال و جواب کا پروگرام رکھا گیا تھا جس میں حاضرین نے بہت دلچسپی لی اور معقول سوالات کئے۔ جن کے مکرم مربی صاحب اور مکرم ریجنل امیر صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ آخر میں مربی صاحب نے دعا کروائی اور پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ خدا کرے کہ یہ پروگرام ہم سب میں غیر معمولی تبدیلی پیدا کرنے والا ثابت ہو اور ہم اپنے بچوں کی بہتر رنگ میں تربیت کر سکیں۔

(رپورٹ:- منور احمد اختر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدسؑ نے...... جماعت کو بڑی تاکید کی کہ تیاری کرو۔ نمازوں میں عاجزی کرو۔ تہجد کی عادت ڈالو۔ تہجد میں رو رو کر دُعائیں مانگو کہ خدا تعالیٰ گڑگڑانے والوں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 234)

22 فروری 1898ء

(3) دُنیا کی دولت، سلطنت اور شوکت رشک کا مقام نہیں ہے۔ مگر رشک کا مقام دعا ہے۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 235)

ارشادات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ ہم میں سے جو بھی شخص مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے، جو بھی اس سے متاثر ہے وہ رُوحانی میدان کا اہل نہیں۔

☆ پس ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم قربانی کر رہے ہیں بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے۔ (ماخوذ:- النساء، کینیڈا، اپریل تا ستمبر 2003ء صفحہ 13-12)

بادن ریجن میں تبلیغی ورکشاپ کا انعقاد

بادن ریجن کی تبلیغی ورکشاپ مؤرخہ 30 نومبر 2003ء کو ریجنل سینٹر اپیل ہائم میں منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز تقریباً 11 بجے تلاوت قرآن مجید اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ اس پروگرام کے لئے مرکز سے مربی سلسلہ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب کو بطور خاص مدعو کیا گیا تھا۔ ریجنل امیر صاحب مکرم مبشر احمد طاہر صاحب نے افتتاحی خطاب میں شرکاء کو ورکشاپ کے تفصیلی پروگرام اور اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد سب سے پہلے تبلیغی سٹینڈ پر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک عارضی سٹال لگایا گیا۔ شرکاء کے دو گروپ بنائے گئے ایک گروپ سوال کرتا اور دوسرا گروپ جوابات دیتا تھا۔ ان گروپس کے افراد کو تبدیل کر کے باری باری دوسرے افراد کو بھی موقع دیا گیا۔ اس دوران مکرم مربی صاحب جوابات کے سلسلے میں شرکاء کی راہنمائی فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع'' کے سوال و جواب پر مشتمل ویڈیو کیسٹ سے منتخب کردہ تین سوال اور ان کے جوابات حاضرین کو سنائے گئے پھر احباب کو ان کے متعلق سوالات کا موقع دیا گیا۔ جن کا مکرم مربی صاحب نے احسن انداز میں جواب دیا۔ دوپہر کے کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد آخری مرحلہ پر'' اسلام 99 '' میں سے 12 سوالات منتخب کر کے پرچیوں پر لکھے گئے۔ شرکاء کے 12 گروپ بنائے گئے۔ ہر گروپ نے اپنا اپنا سوال چن لیا اور اپنی دانست کے مطابق اس کا جواب دیا۔ پھر ان سوالات کے جواب'' اسلام 99 '' میں سے پڑھ کر سنائے گئے۔ اور مکرم مربی صاحب نے بھی جوابات کی وضاحت کی۔ شام 6 بجے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ ورکشاپ اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کو دینی علوم سے ہمیشہ مستفیض ہونے کی توفیق دے۔

(رپورٹ:- اعجاز احمد، ہائیڈل برگ)

انسانیت سے محبت کا جذبہ

مؤرخہ 25 دسمبر 2003ء کو کولون شہر کے انصار، خدام اور اطفال نے شہر کے بعض ہسپتالوں اور آلٹن ہائم کا دورہ کر کے مریضوں اور بوڑھوں کی عیادت کی اور ان کے تہوار کرسمس نیز نئے سال کی مبارکباد دی، کارڈز اور تحائف کے علاوہ تقریباً 1200 گلاب کے پھول بھی تحفۃً تقسیم کئے جو مکرمی طارق ارشد صاحب آخن جماعت نے فراہم کئے تھے۔ چار گروپوں میں تقسیم خدام انسانیت جب مختلف مریضوں اور بوڑھوں سے ملاقات کر کے تحائف تقسیم کر رہے تھے تو اس کا عوام پر نہایت عمدہ اثر ہوا جو ان کے چہروں سے عیاں تھا۔ گو مریضوں اور بوڑھوں کے تاثرات الگ الگ تھے مگر جو جذبہ وہ محسوس کر رہے تھے وہ ایک ہی تھا یعنی انسانیت سے محبت کا جذبہ، بعض مریضوں نے کولون مسجد'' بیت النصر'' شکریہ کے خطوط بھی لکھے۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور ہمیں انسانیت کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان لوگوں کے دل اس دور کے مسیح کی طرف پھیر دے تا یہ روحانی بیماریوں اور مصیبتوں سے بھی رہائی حاصل کریں۔ آمین۔

(رپورٹ:- ڈاکٹر سید بشارت احمد، کولون)

اخبار نارڈ برلینز میں جماعت احمدیہ کا تعارف

برلن سے شائع ہونے والے اخبار نارڈ برلینز نے اپنی ۶ نومبر ۲۰۰۳ کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کا تعارف شائع کیا تھا جو اخبار کے نمائندہ نے امام عبدالباسط طارق صاحب سے نماز سنٹر میں جا کر انٹرویو کی صورت میں لیا اخبار احمدیہ کے قارئین کی خدمت میں اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے

یہ بات کسی بھی شخص کے لیے ناقابل یقین معلوم ہوتی ہے کہ میٹروسٹریٹ میں مکانات کی ایک لمبی قطار میں چھوٹے سے ایک فیملی والے گھر میں جو درختوں اور باڑ سے گھرا ہوا ہو اور ایک ایسے گارڈن میں جس کی گھاس سلیقے سے کاٹی گئی ہو کے عقب میں واقع مکان میں ایک اصلاحی اسلامی جماعت نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے اس جماعت کے برلن میں امام عبدالباسط طارق جو اسلامی سکالر بھی ہیں نے بیان دیا کہ ہمارا انتہا پسندی سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں جس کا مظاہرہ برلن میں بعض مساجد میں کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے آپ کو محدود نہیں کرنا چاہتے بلکہ مذاہب میں دلچسپی رکھنے والے افراد سے ہم تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں امام صاحب نے سب لوگوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی تھی اس لئے دو دن سے مسجد عام پبلک کے لیے کھلی رکھی گئی ہے۔ ۳۰ جرمن مہمان آئے جن کی کیک اور چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ امام عبدالباسط طارق نے کہا کہ ہمارا اولین مقصد یہ ہے کہ ہم اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں جیسے تشدد اور انتہا پسندی اور خواتین کے حقوق کو پامال کرنا وغیرہ کو دور کریں ہم ان سب چیزوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں جرمنی میں احمدی ۶۰ ہزار ہیں برلن میں ۱۸۰ افراد ہیں اور ہفتہ وار اجلاسوں میں ۸۰ کے قریب حاضری ہوتی ہے امام صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت مختلف اقوام اور کلچر کا مجموعہ ہے اس جماعت میں جرمن پاکستانی، فلپائن، ترکی، تیونس، اور افریقہ وغیرہ کے لوگ شامل ہیں یہ مسجد جو ۱۹۸۹ء میں افراد جماعت نے اپنے چندوں سے خریدی ہے اس میں یہودی سکالر، عیسائی سکالر اور سکول کی کلاسز اور یونیورسٹی کے طلباء اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے اور تبادلہ خیالات کرنے آتے ہیں اکتوبر ۲۰۰۱ء میں (امریکہ میں ۱۱ ستمبر کے واقعہ کے بعد) ڈیڑھ سو کے لگ بھگ مہمان مسجد آئے جو جہاد کے بارے میں جاننا چاہتے تھے اس اصلاحی جماعت کے نزدیک جہاد مادی ہتھیاروں سے نہیں بلکہ صداقت کے دلائل اور علم کی رو سے لڑنے کا نام ہے قرآن کریم امن کا پیغام دیتا ہے اسلامی سکالر نے کہا کہ اس معاشرہ میں جذب ہونے کے لیے پہلا قدم یہ ہے کہ ہم اپنے عقائد اور نظریات کو دوسرے افراد کے لیے واضح کر کے بیان کریں تا کہ وہ ان سے اچھی طرح واقف ہو جائیں صرف اسی طریق سے مختلف اقوام کے افراد ایک معاشرہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ملکر باہمی افہام و تفہیم سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

شمالی جرمنی کا خوبصورت شہر کیل (Kiel)

کیل جرمنی کے شمال میں واقع ہے۔ یہ خوبصورت اور صاف ستھرا ساحلی شہر دو (۲) لاکھ پچیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اور یہ اپنے صوبہ Schleswig Holstein کا صوبائی دارالحکومت بھی ہے۔ جنگ عظیم دوئم میں بحریہ کا ایک بڑا مرکز ہونے کی وجہ سے اس شہر کا قریباً پچاسی فیصد حصہ کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا تھا۔ جنگی آبدوزوں کی تیاری بھی اس شہر کی ایک وجہ شہرت رہی ہے۔ ناروے اور سویڈن کیلئے یہاں سے مسافر بردار بحری جہازوں کی آمدورفت روزانہ کا معمول ہے۔ اسکے علاوہ دنیا بھر سے اور بھی شپ یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ موسم گرما میں سیاحوں کی یہاں خوب چہل پہل رہتی ہے۔ بطور خاص یہاں کے قدیمی، تاریخی اور ثقافتی میلہ کے موقعہ پر جو کیلر ووخے (Kieler woche) کے نام سے مشہور و معروف ہے اور جسمیں دنیا بھر کے بیشمار ممالک نہ صرف شراکت کرتے ہیں بلکہ اپنے اپنے ملکوں کی نمائندگی میں کھانے پینے سے لیکر اپنے ثقافتی ورثے اور آرٹ کے نمونوں تک کے مختلف سٹال بھی لگاتے ہیں۔ ماہ جون میں منعقد ہونے والا یہ میلہ جیسا کہ نام سے بھی ظاہر ہے ہفتہ بھر جاری رہتا ہے۔ اور اسکی یہ روایت سو (۱۰۰) سال سے بھی اوپر چلی آرہی ہے۔ یہاں کی یونیورسٹی (Christian Albrecht Universty) بھی دنیا بھر میں بہت مشہور ہے غیر ملکی طلبا یہاں کثرت سے پڑھنے آتے ہیں کئی احمدی طلبانے بھی یہاں سے تعلیم حاصل کی اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ کیل شہر کے قریب سے وہ مشہور نہر بھی گزرتی ہے جو دو سمندروں نارتھ اور ایسٹ کو ملاتی ہے اور جہاز رانی کے کام آتی ہے

تعارف جماعت

جماعت کیل کا مختصر تعارف یہ ہے کہ یہاں مکرم لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ کے تعاون سے ۱۹۷۹ء میں باقاعدہ جماعت قائم کی گئی۔ انکے بعد (موجودہ مشنری انچارج) مکرم حیدر علی ظفر صاحب کے دست تعاون سے اسے مزید وسعت ملی۔ ابتدا میں یہاں محض چند ایک اراکین جماعت تھے۔ ان میں پہلے صدر جماعت مکرم عبدالواحد صاحب مرحوم، مکرم مبشر احمد صاحب ظفر بلوچ اور مکرم شاہد کلیم صاحب شامل تھے۔ اب بفضل اللہ تعالیٰ یہی جماعت بڑھ کر دو صد (۲۰۰) سے بھی زائد مرد و زن پر مشتمل ہے۔ اور روز بروز اسکی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے الحمدللہ۔ بایں سب جماعتی اور تربیتی ضروریات کے پیش نظر یہاں مسجد کا قیام ناگزیر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ مساجد کی اہمیت کے پس منظر میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جرمنی میں سو مساجد کی سکیم کا بابرکت اعلان فرمایا تھا تو تب یہاں بھی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کوششیں شروع ہو گئی تھیں۔ حال ہی میں مسجد بیت الحبیب کے سنگ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی۔

(باقی صفحہ 3 پر)

محاورے، امثال، کہاوتیں

مرتبہ:- عثمان خان

محاورے، امثال، کہاوتیں	تشریح
سہج پکے سو میٹھا ہو۔	آہستہ اور اطمینان کا کام بہتر ہوتا ہے
شکر خورے کو شکر مُوذی کو ٹکر۔	(مثل)۔ اچھے کو نیک نتیجہ اور بُرے کو سزا ملتی ہے
صحبت صالح ترا صالح کُند؛ صحبت طالح ترا طالح کُند۔	(مثل)۔ اچھی صحبت تجھے نیک اور بری صحبت تجھے بُرا بنائے گی
صندل کے چھاپے مُنہ کو لگے۔	(مثل)۔ بڑی بدنامی ہوئی۔
طوقِ لعنت بگردن ابلیس۔	(مثل)۔ بُرے آدمی پر ہی بُرائی کا الزام لگتا ہے
ظالم کی بیل نہیں بڑھتی۔	(مثل)۔ ظالم کی نسل میں اضافہ نہیں ہوتا
عجب ذات شریف ہیں۔	(محاورہ)۔ بہت شریر ہیں
عدم وجود برابر ہے۔	(محاورہ)۔ ہونا نہ ہونا برابر ہے یعنی نِکما ہے
عرش کے تارے توڑنا۔	(محاورہ)۔ انوکھا اور عجیب کام کرنا، نئے خیالات کا اظہار کرنا، گناہِ عظیم کرنا
عصمت بی بی از بے چادری۔	(مثل)۔ مجبوری کی نیکی
غُبارے سے ہوا نکلنا۔	(محاورہ)۔ غرور ٹوٹنا
فالودہ کھاتے دانت ٹوٹیں تو بلا سے۔	(مثل)۔ بھلائی میں بھی بُرائی ہو تو ہوا کرے
قاضی جی کیوں دُبلے؟ شہر کے اندیشے سے۔	(مثل)۔ خواہ مخواہ غیروں کے غم میں گھلنا
قبر کے مُردے اُکھاڑنا۔	(مثل)۔ پُرانے جھگڑے نکالنا
کاٹھ کے گھوڑے دوڑانا۔	(محاورہ)۔ بے ہودہ باتیں بنانا
کاجل کی کوٹھڑی میں دھبے کا ڈر۔	(مثل)۔ بدنام جگہ جانے میں بدنامی لازمی ہے
کوس نہ چلی بابل پیاسی۔	(مثل)۔ کام کے شروع ہوتے ہی ہمت ہار دینا
دمڑی نہ جائے چاہے چمڑی جائے۔	(مثل)۔ تکلیف ہو مگر خرچ نہ ہو
حلوائی کی دکان اور دادا جی کا فاتحہ۔	(مثل)۔ پرائے مال کو بے دریغ خرچ کرنا
سوپ تو سوپ چھلنی کیا بولے جس میں بہتر سوچھید	بے داغ چال چلن والا اگر شیخی کرے تو بجا ہے۔ عیبی کو زبان کھولنے سے پہلے اپنے عیب دیکھ لینے چاہئیں
ستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار	سستی چیز جلد خراب ہو جاتی ہے اس لئے بار بار خریدنا اور افسوس کرنا پڑتا ہے، مہنگی چیز پر زیادہ دام دیتے وقت خیال ہوتا ہے کہ پائیدار ہوتی ہے۔
جوڑ جوڑ مر جائیں گے مال جوائی کھائیں گے	کنجوس کا مال اُس کے کام نہیں آتا بلکہ ضائع ہی جاتا ہے۔
جیسا دیس ویسا بھیس	جس ملک میں رہنے کا اتفاق ہو وہاں کے قوانین کی پابندی کرنی چاہیے۔
سخی دے اور شرمائے۔ بادل برسے اور گرمائے	سخاوت کرنے والا دے کر احسان نہیں جتاتا اور بادل برستا ہے اور گرج بھی جاتا ہے۔
ساس سے بیر پڑوسن سے ناتا	اپنوں سے تو لڑائی جھگڑا رکھے اور غیروں سے میل ملاپ
سارے بدن میں زبان ہی حلال ہے	زبان پر اعتبار کا دار و مدار ہوتا ہے/قول نبھانا چاہیے۔
جوں جوں چڑیا موٹی اتنی چونچ چھوٹی	چھوٹے دل کا آدمی جتنا امیر ہوتا ہے اتنا ہی بخیل ہوتا جاتا ہے
سارے دن اُونی اُونی رات کو چرخا پونی	کام کا وقت گنوا کر بے وقت کام کرنا
جھٹ پٹ کی گھانی آدھا تیل آدھا پانی	غیر ضروری جلدی کرنے سے کام بگڑتا ہے۔
دُودھیل گائے کی لاتیں بھی بھلی	جس سے فائدہ ہو اُس کی کڑوی بات بھی سہنی پڑتی ہے
دیئے کی روشنی محشر تلک	خیرات اور بخشش کرنے والا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔
حلوے مانڈے سے کام رکھنا	ہر حالت میں اپنا فائدہ مدنظر رکھنا
دودھ کا جلا چھاچھ پھونک کر پیتا ہے	ایک چیز سے ڈرا ہوا اُس کی ہم شکل چیز سے بھی ڈرتا ہے

اسلام کا اصل الاصول ہی قربانی ہے۔ قربانیاں کئی قسم کی ہیں نفس کی قربانی جذبات کی قربانی مال کی قربانی۔ ’’حضرت ابراہیمؑ نے خدا کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دیا لیکن خدا نے انہیں ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ’’گویا یہ قربانیاں بنیاد تھیں جسے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے ذریعے مضبوط بنایا جا رہا تھا...... آپ ﷺ سے پہلے نسل انسانی کو ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کی تربیت دی جا رہی تھی آپ ﷺ کی بعثت کے بعد منزل بہ منزل روحانی محل کو بلند سے بلند کیا جانے لگا اس میں وسعت پیدا ہونی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہمارے زمانہ میں یہ وسعت اپنی انتہائی شکل اختیار کرنے کے لئے کھڑی ہے...... اب اس زمانہ کی یہ ذمہ داری اپنی انتہائی شکل میں امت محمدیہ کے اس گروہ پر ڈالی گئی ہے جسے جماعت احمدیہ کا نام دیا گیا ہے اور جس کی بنا حضرت مسیح موعودؑ نے ڈالی ہے یہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کر رہی ہے اور اس ایثار کا نمونہ دکھا رہی ہے جو حضرت محمد ﷺ کے پیار آپ کے وجود کے سرچشمہ سے ہے اور دنیا کو اپنے حسن و احسان سے گرویدہ بنا کر خدائے واحد و یگانہ کی طرف لانے والا ہے گویا اس جماعت کا یہ نصب العین ہے کہ وہ اسلام کے قلعہ کو حتی الامکان وسیع سے وسیع تر اور بلند سے بلند تر کرنے کے لئے کوشاں رہے۔،، (خطبہ فرمودہ ۵ جنوری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ، مطبوعہ ماہنامہ مصباح مارچ ۲۰۰۱ء)

حضرت مسیح موعودؑ کا نام خدا تعالیٰ نے ابراہیم رکھا جس سے خدا تعالیٰ کا یہی منشاء تھا کہ آپ کی اولاد اسماعیلی نمونہ کو اختیار کرے اور دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے اور اسلام کے لئے قربانیاں پیش کرے یہی وہ آپ کی روحانی اولاد یعنی جماعت ہے جو خدا کے حضور قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اور اس ایثار کا نمونہ دکھا رہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کے دور کی قربانیوں کو زندہ کر رہی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے دور کو دور جمالی قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اب مذہبی جنگوں کا زمانہ نہیں یعنی جان کو قربان کرنے کی بجائے مال کو قربان کرنے کا زمانہ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس دور کی مالی قربانیوں کی ضرورت کو اس طرح بیان فرمایا ’’اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جہاد بالسیف کی جگہ تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا اور تبلیغ نہیں ہو سکتی جب تک روپیہ نہ ہو۔ کیونکہ تنظیم بغیر روپیہ کے نہیں ہو سکتی۔،، (پیغام حضرت مصلح موعودؓ بنام کارکنان مال جماعت کراچی 3 مارچ 1957ء)

آج تبلیغ اسلام کے میدان میں جو کار ہائے نمایاں جماعت احمدیہ انجام دے رہی ہے وہ دنیا کے بڑے بڑے اسلامی ممالک بھی نہیں دے سکتے۔ یہ سعادت اور مالی قربانی کی توفیق افراد جماعت احمدیہ کے سوا دنیا میں کسی حکومت یا جماعت کو حاصل نہیں۔ پس مبارک وہ جو چندوں کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے پورے خلوص سے ہر جماعتی تحریک میں شامل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ’’... جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کریگا میں امید نہیں رکھتا کہ اس کے مال میں کچھ کمی آجائیگی بلکہ ... خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور پورے جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی

قربانیوں کا فلسفہ

☆☆☆ (شیخ عبدالمجید) ☆☆☆

وقت خدمت گزاری کا ہے۔،، (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۳) اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض مال کا حصہ چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائیگا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔،، (اشتہار تبلیغ رسالت صفحہ ۵۵)

پس قناعت و ایثار اسلام کی اعلیٰ تعلیمات میں سے ہیں۔ ایثار اس کیفیت کا نام ہے جو اپنی ذات کی نفی کر کے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کے لئے دل میں پیدا ہوتی ہے قناعت اور ایثار کی اتنی اہمیت اور فضیلت بیان ہوئی ہے کہ اسے ایمان سے مشروط کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی تم نیکی ہرگز حاصل نہ کرو گے یہاں تک کہ تم اس میں سے خرچ کرو جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ معیاری مالی قربانیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے کے ضمن میں فرماتے ہیں۔ ’’پھر جماعت میں ایک حصہ ایسا بھی ہے جو اپنی آمدن صحیح نہیں بتاتا مجھے معلوم ہوا ہے ایک شخص کی جائیداد مجھ سے زیادہ ہے مگر میرے چندے سے اس کا چندہ بہت کم تھا شاید اس میں اندازہ کی غلطی تھی یا کمزوری ایمان تھی۔ مکہ والے بھی آخر اپنی آمد کا نصف قومی کاموں کے لئے دیا کرتے تھے وہ کافر تھے۔ بے ایمان تھے، وہ مشرک تھے، مگر وہ سب کے سب اپنی آمد کا نصف اس لئے نکال دیا کرتے تھے کہ وہ غرباء میں تقسیم کیا جائے اور مکہ آباد رہے۔ ان کے دلوں میں ایمان نہیں تھا ان کے پاس قرآن نہیں تھا، ان کے سامنے قومی ترقی کا کوئی مقصود نہیں تھا۔ ان کے سامنے کوئی اعلیٰ درجہ کا آئیڈیل نہیں تھا محض اتنی سی بات تھی کہ کسی نے ان سے کہا تھا کہ ہمارے دادا ابراہیم نے کہا ہے کہ مکہ میں رہو اس لئے ہم یہاں رہنے کیلئے آگئے ہیں۔ یہ کتنا چھوٹا سا آئیڈیل ہے اس کے مقابلہ میں تمہارا آئیڈیل کیا ہے۔ تمہارا آئیڈیل یہ ہے کہ تم نے دنیا فتح کرنی ہے تم نے دنیا میں محمد رسول اللہ ﷺ کی بادشاہت قائم کرنی ہے تم نے دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کرنی ہے۔ وہ اپنے چھوٹے مقصد کو پورا کرنے کیلئے اپنا نصف مال لا کر دے دیتے تھے۔ ان میں سے ہر شخص اپنی آمد کا آدھا حصہ نکال کر کہتا کہ یہ آدھا حصہ غریبوں کے لئے ہے تا کہ مکہ آباد رہے وہ اسے چھوڑ کر ادھر ادھر نہ جائیں۔ مگر کیا تم بڑے مقصد کیلئے قربانی پیش نہیں کر سکتے۔ اگر تم ایسا کرو تو سلسلہ کی سالانہ آمد سوا کروڑ یا ڈیڑھ کروڑ ہونی چاہئے۔ اگر جماعت مکہ والوں کی قربانی کے برابر قربانی کرنے لگ جائے اس سے نصف حصہ بھی کرنے لگ جائے اس سے چوتھا حصہ بھی کرنے لگ جائے تو کتنا عظیم الشان کام ہو سکتا ہے۔ کتنی تبلیغ وسیع ہو سکتی ہے۔ (تفسیر سورۃ قریش تفسیر کبیر صفحہ ۱۱۹) حضرت مصلح موعودؓ کے مزید

ارشادات پیش خدمت ہیں ’’جو خدا کی قربانی کا بکرا بن جائے کسی انسان کی طاقت ہے کہ اس پر چھری چلا سکے (خطبات محمودؓ ۱۳۵)

’’اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت کیلئے میرے جیسے کروڑوں وجود بے دھڑک قربان کئے جا سکتے ہیں (خطبات محمودؓ جلد سوئم ۳۷۶) ’’محض قربانی کرنا کوئی فخر اور عزت کی بات نہیں ہاں! خدا تعالیٰ کا کسی قربانی کو قبول کر لینا فخر اور عزت ہے۔ (خطبات محمودؓ جلد دوئم صفحہ ۵۸) جو شخص خدا کے لئے مرتا ہے وہ ہمیشہ کیلئے زندگی پاتا ہے (الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء) ’’اسلام جس طرف بلاتا ہے وہ وقتی جوش کا کام نہیں بلکہ موت تک انسان کو قربانی کے لئے بلاتا ہے (خطبات جمعہ جلد اول ۴۲۱) جب کبھی قومی قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ افراد بہانے بنانے لگ جاتے ہیں۔ وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے قومی عبادات کے متعلق فردی تکلیفوں کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی۔ (خطبات محمودؓ جلد اول صفحہ ۱۹۸) جب تک تمام کی تمام قوم اپنے لئے موت قبول نہ کرے اس کے لئے عید نہیں آسکتی (خطبات محمودؓ جلد اول ۲۷۲) جب تک اس بات میں خوشی محسوس نہ ہو کہ اسلام کیلئے سب کچھ قربان کر دیا جائے گا اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہو سکتا (منہاج الطالبین صفحہ ۱۸) اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ تمہارے دل میں دوسرے وقت خرچ کرنے کیلئے پہلے کی نسبت زیادہ تحریک ہو اگر زیادہ تحریک نہیں ہوتی تو سمجھو کہ پہلے تم نے جو کچھ دیا تھا وہ خدا کیلئے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے دیا تھا۔ اور وہ ضائع ہو گیا ایسی صورت میں اور بھی زیادہ خرچ کرنا چاہئے (خطبات محمودؓ جلد اول صفحہ ۲۲) جماعت احمدیہ بیشک چندے دیتی ہے لیکن صحابہ والا انفاق اور تھا وہ تو کوشش کر کے اپنے اوپر غربت لاتے تھے۔ جب تک اس طرح انفاق نہ ہو ترقی ممکن نہیں ہوا کرتی۔ ...جب جماعت احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائیگا اور انہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے کیلئے نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضا نظر آئیگا تب ان کیلئے ترقیات کے دروازے کھلیں گے (تفسیر کبیر جلد سوئم ۴۸۱۔ ۴۸۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف آیات کریمہ میں جہاد فی سبیل اللہ اور مجاہدہ کی اہمیت بیان فرمائی ہے جہاد فی سبیل اللہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو متعدد نعماء سے نوازا ہے مال بھی ان میں سے ایک نعمت ہے۔ مالی قربانی کا مطالبہ کر کے دراصل اللہ تعالیٰ اس بات کا امتحان لیتا ہے کہ آیا میرا بندہ وہ نعمت جو خود میں نے اسے عطاء کی اس نعمت میں سے میری راہ میں کچھ دینے کیلئے تیار ہوتا ہے یا نہیں انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آیت (وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ) کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ مال خرچ کرنے پر گھبرانا عقل کے خلاف ہے کیونکہ یہاں خدا تعالیٰ کی نعمت کا نام رزق رکھا گیا ہے۔ اور رزق اس عطاء کو کہتے ہیں جو جاری ہو اور ایک ہی دفعہ ختم نہ ہو

جائے۔ پس رزق کا لفظ استعمال کر کے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ خدا کے حکم کے مطابق جو خرچ کریگا اسکا مال بڑھے گا کم نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس پر بار بار انعام کریگا۔ غرض مال کا صحیح خرچ کرنا کبھی مال کو ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ اسے بڑھاتا ہے۔ پس علاوہ اسکے خدا تعالیٰ کا فضل اس شخص پر روحانی طور پر نازل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے طبعی قوانین بھی اس طرح بنائے ہیں کہ انکی مدد سے بھی ایسے حالات میں مال بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا۔ اور صرف کم عقل لوگ اس قسم کے خرچ سے گھبراتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح وہ اپنے مالوں کو نقصان پہنچاتے ہیں محفوظ نہیں کرتے۔ (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۳۴) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بشاشت قلب سے اپنی راہ میں مالی قربانیاں پیش کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجہ میں ہمارے نفوس اور اموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد جاوید صاحب (شعبہ سو مساجد جرمنی) کے بھائی مکرم عامر محمود جاوید ولد مکرم غلام مرتضی جاوید 32 سال کی عمر میں مورخہ 23 جنوری 2004ء کو وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی نے پڑھائی۔ آپ کو جماعت جرمنی کے مختلف مرکزی شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری ناز احمد ناصر، فرینکفرٹ)

اعلان

مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری بشارت احمد صاحب وصیت نمبر 26216 کا ایڈریس شعبہ وصایا جرمنی کو درکار ہے۔ (محمد رشید جوئیہ، سیکرٹری وصایا جرمنی)

بقیہ:- شمالی جرمنی کا شہر کیل

جس کی بنیاد کے لئے جماعت کیل کے وفد کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن (جس کی بنیاد حضرت مصلح موعودؓ نے رکھی تھی) کی محراب سے نکلی ہوئی دو اینٹیں دعا کے ساتھ عطا فرمائی تھیں۔ اللہ کرے اس مسجد کی برکت سے سارا علاقہ جلد از جلد اسلام احمدیت کی آغوش میں آ جائے۔ آمین۔

جرمنی کے شب و روز

فرینکفرٹ میں "مردہ اجسام کی دنیا" کی نمائش

گونتھر فان ہاگن (Gunther von Hagens) کے فن کی نمائش 18 اپریل تک فرانکفورٹ فیخن ہائم (Frankfurt-Fechenheim) میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس نمائش میں جانورں اور انسانوں کی لاشوں کو ایک خاص عمل سے مصالے لگا کر پرائیپاریئٹ (präparierten) کر لیا جاتا ہے جس سے مردار کی شکل کافی حد تک برقرار رہتی ہے۔ اور جسم کے اندرونی اعضاء ویسے کے ویسے ہی نظر آتے ہیں۔ اس نمائش کے خلاف مختلف عوامی حلقوں کی طرف سے ردعمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ انسانی جسم کی اس طرح سے نمائش کرنا، انسانی اقدار کے خلاف عمل ہے۔ مسٹر گونتھر فان ہاگن پر یہ بھی الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے یہ انسانی لاشیں غیر قانونی طریق سے حاصل کی ہیں، جس کی تردید مسٹر گونتھر نے پریس کانفرنس میں یہ کہتے ہوئے کی حکومتی وکیل نے خودکشی کے کیس کی لاوارث لاشیں انہیں مہیا کی ہیں۔

آدم خور آرمین مائیوس (Armin Meiwes) کو ساڑھے آٹھ سال قید کی سزا

کاسل (Kassel) ۔ روٹن برگ (Rottenberg) کے آدم خور کو کاسل (Kassel) کی صوبائی عدالت نے ساڑھے آٹھ سال قید کی سزا سنائی اور اُسے قاتل قرار نہیں دیا جس کی وجہ یہ بتائی کہ اُس نے برلین (Berlin) کے انجنیر کو اس کی اپنی رضامندی پر مارا اور پھر اس کے کچھ اعضاء کھا ئے۔ قربانی کی حفاظت کی تنظیم وائس رنگ (Weißer Ring) نے اس فیصلہ پر کڑی تنقید کی ہے۔ دوسری طرف جرائم کے پروفسر آرتھور کروسر (Arthur Kruezer) نے اس فیصلہ کو باہمت فیصلہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک جائزہ لینے (Gutachter) والے نے بتایا کہ اگر آدم خور آرمین مائیوس (Armin Meiwes) کا چال چلن اگر جیل میں اچھا رہا تو اسے ساڑھے چار سال بعد ہی رہائی مل جائے گی۔

پولیس کے اختیارات میں اضافہ

جرمنی کے صوبہ رائن لینڈ فالز میں مخلوط صوبائی حکومت پارلیمنٹ سے قانون پاس کروانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ جس کے مطابق اب پولیس کو عوامی جگہوں پر ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ نقل و حرکت کی نگرانی کا اختیار ہوگا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس طرح جرائم کی شرح کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ گرین سیاسی پارٹی اس قانون کے خلاف ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ یہ قانون انصاف اور شخصی آزادی کے خلاف ہے۔

برآمدات میں جرمنی کا ریکارڈ

بین الاقوامی صورتحال کے مطابق اس وقت اکثر ممالک تجارتی بحران کا شکار ہیں اور اُن کی برآمدات خسارہ میں جا رہی ہیں۔ مگر جرمنی نے پچھلے سال 661 بلین ایرو کی برآمدات کر کے ریکارڈ قائم کیا ہے۔ جو کہ گذشتہ سے پیوستہ سال کی نسبت 1,6 فیصد زیادہ ہے۔

جرمنی میں پردہ پر بحث

جرمنی کے ایک مغربی صوبہ ہیسن میں SPD سیاسی پارٹی ایک قانون بنانے پر غور کر رہی ہے جس کے مطابق مسلمان خواتین سر ڈھانپ کر سرکاری فرائض انجام نہیں دے سکتیں۔ اگر یہ قانون پاس ہوگیا تو یہ دیگر تین صوبوں پر بھی اثر انداز ہوگا۔ صوبہ کی اکثریتی پارٹی کرسچن ڈیموکریٹ کے لیڈر الیف۔ جے۔ یونگ نے عندیہ دیا ہے کہ پردہ کو مذہب کی بجائے سیاسی آنکھ سے دیکھا جا رہا ہے۔ ہماری پارٹی جس کی صوبہ کی پارلیمنٹ میں اکثریت ہے اس نام نہاد بل کی مخالفت کرے گی اور ملک کی غیر جانبدارانہ حیثیت پر اثر انداز ہونے والے قانون کے اس پہلو پر غور کرے گی۔

جرمنی کے سولہ صوبوں میں جہاں تقریباً پینتیس لاکھ مسلمان ہیں اور ان میں سے اکثریت ترک نژاد لوگوں کی ہے، پردہ کے بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ملک کی سپریم کورٹ نے گذشتہ ستمبر میں ایک سکول استانی کے حق میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ سر پر رومال پہن کر اپنے فرائض ادا کر سکتی ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ عندیہ بھی دیا تھا کہ اگر صوبائی حکومتیں صوبہ میں قانوناً اس پر پابندی لگا دیں تو وہ قانون صوبہ میں لاگو ہو سکتا ہے۔ بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ عیسائیت اور مغربی تہذیب کے نشان "صلیب" کو مستثنیٰ کرتے ہوئے پردہ کے مسئلہ کو سیاسی طور پر سلجھایا جائے۔ تاہم فرانس کے برعکس جرمنی میں زیر تعلیم طالبات کو سر کا رومال اور دیگر مذہبی نشانات پہننے پر پابندی نہ ہوگی۔

شہریت کے قانون پر سیاسی پارٹیوں میں اتحاد کی کوشش

جرمنی میں حکومتی پارٹی SPD کے ایک لیڈر نے یہ بیان دیا ہے کہ وہ شہریت کے قانون میں تبدیلی کے لئے دوسری پارٹیوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتی ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ اس معاملہ میں ہم سب کو کندھے سے کندھا ملا کر چلنا چاہیئے اور اگر اپوزیشن اپنا رویہ مخالفانہ رکھے گی تو تمام تر ناکامی کی ذمہ دار ہوگی۔ یاد رہے کہ یہی لیڈر دوسرے معاملات میں سیاسی پارٹیوں سے اختلاف کو جائز قرار دیتے ہیں۔

جرمنی کی ہائی ویز پر ٹول ٹیکس کا قانون

جرمنی کے وزیر برائے نقل و حمل Stolpe نے اس اُمید کا اظہار کیا ہے کہ بہت جلد حکومت اور ٹول ٹیکس جمع کرنے والے متعلقہ اداروں کے درمیان کوئی مفاہمت طے پا جائے گی۔ ان اداروں اور حکومت کے درمیان اُس وقت اختلاف ہوگیا تھا جب اُن آلات نے صحیح کام نہ کیا جن کو ہائی ویز پر نصب کیا گیا تھا۔ کمپنیوں کا کہنا تھا کہ حکومت ہمیں مہلت دے مگر حکومت کا کہنا تھا کہ کمپنیوں کا کام ہے وہ اپنے نظام کو درست کریں۔ حکومت کو تو مقررہ معاہدہ کے مطابق رقم درکار ہے۔

(مرتبہ:- شیخ محمد احمد)

سائنسی خبریں

زمین سے خلاء تک لفٹ (Lift)

کچھ عرصہ قبل فرانس میں تعمیر شدہ Eifelturm کو دیکھ کر روس کے ایک سائنسدان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ کوئی ایسی سیڑھی تیار کی جائے جو زمین سے خلاء تک جائے۔

اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لیئے امریکہ کے سائنسدان بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور اس کوشش میں ہیں کہ زمین سے خلاء تک مختلف آلات اور سائنسدانوں کو بھیجنے کیلئے جو مشکلات اور اخراجات آتے ہیں ان سے کسی حد تک بچا جائے۔ لہذا ایک ایسی لفٹ تیار کی جائے جو اس کام میں ممد ثابت ہو۔ اس لفٹ کی تیاری کیلئے سب سے اہم چیز ایک تار ہوگی جو نہایت ہی مضبوط قسم کے میٹریل سے تیار کی جائے گی۔ اور یہ صلاحیت رکھتی ہو کہ اپنا وزن اٹھانے کے علاوہ لفٹ اور خلاء میں بھیجے جانے والے آلات کا وزن بھی اُٹھا سکتی ہو۔ نیز اس میں یہ صلاحیت بھی ہو کہ آسمانی بجلی، مختلف قسم کے طوفان اور خلاء میں زمین کے گرد گھومنے والا اسکریپ اس کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ جاپانی سائنسدانوں نے ایسا میٹریل ایجاد کر لیا ہے جس کا نام Kohlenstoff Nanorören ہے۔ یہ پلاسٹک کی طرح ہلکا اور ہیرے سے زیادہ مضبوط ہے۔ زمین میں اس لفٹ کا پلیٹ فارم سمندر کی تہہ پر بنانے کا خیال ہے جبکہ خلاء میں ایک سیٹلائٹ کی قسم کی کوئی چیز ہوگی یا فضا میں گھومتا ہوا کوئی بڑا وزنی پتھر لا کر اس کے دوسرے سرے سے باندھنا پڑے گا۔ جو اس تار کو زمین کی حرکت کے مطابق حرکت دینے کے ساتھ ساتھ کھینچ کر رکھے گا۔ یاد رہے اس لفٹ کیلئے درکار تار کی لمبائی کم از کم 40 000 کلومیٹر ہوگی۔

NASA کے ایک سائنسدان David Smitherman کا کہنا ہے کہ فی الحال آج کی ٹیکنالوجی ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی مگر امید ہے کہ اس صدی میں ہی ہم اسکے بنانے میں کامیابی حاصل کر لیں گے۔ اس پروجیکٹ پر اندازاً چالیس ملیارڈن ڈالر خرچ آئے گا۔

مریخ کا سفر

NASA کے سائنسدانوں کی "Spirit" (روبوٹ) کو مریخ پر اتارنے میں کامیابی۔

سائنسدان مریخ پر زندگی کے آثار معلوم کرنے کے لئے دن رات کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ پچھلے شمارے میں ہم نے یورپین سیارہ مارس ایکسپریس اور بیگل ٹو کے بارہ میں لکھا تھا۔ بیگل ٹو نامی ربوٹ مریخ کی سطح پر اُترتے ہوئے یا اُتر کر تباہ ہوگیا ہے۔ جس کا اقرار یورپی سائنس ایجنسی ESA نے کر لیا ہے۔ البتہ مارس ایکسپریس کامیابی سے مریخ کے مدار میں چکر لگا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں NASA (امریکہ) کے سائنسدان اپنا "Spirit" نامی روبوٹ مریخ پر اتارنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ 180 کلوگرام وزنی یہ "Spirit" نامی روبوٹ، 480 میلین (million) کلومیٹر کا سفر طے کر کے 04.01.2004 کو اتوار کی صبح مریخ کی سطح پر اترا۔ مریخ کی فضائی حدود میں داخل ہونے سے پندرہ (15) منٹ قبل وہ خول جس کے اندر "Spirit" نامی روبوٹ سفر کر رہا تھا علیحدہ ہوگیا۔ راکٹوں اور چھتری کی مدد سے اس کی رفتار کو کم کیا گیا۔ مریخ پر پہنچنے سے پندرہ (15) میٹر پہلے چھتری بھی علیحدہ ہوگئی اور اپنے ساتھ لگے ہوئے Airbags کی مدد سے سو (100) میٹر تک گیند کی طرح اچھلتا ہوا حفاظت کے ساتھ مریخ پر اترا۔ اس نے مریخ کی جو تصاویر بھیجی ہیں سائنسدانوں کے کہنے کے مطابق وہ ان کی توقعات سے زیادہ اچھی ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا مریخ پر زندگی ممکن ہے یہ روبوٹ مریخ میں پانی کی موجودگی کا پتہ لگائے گا۔

سائنسدان روبوٹ کے بازوؤں کو مریخ کی سطح پر گاڑ کر اُس میں سوراخ کریں گے۔ جس سے مٹی کے نمونے حاصل کر کے تجزیہ کیا جائے گا کہ وہاں دھاتیں اور پانی ہے یا نہیں۔

ملیریا کو ختم کرنے والے مچھر کی پیدائش

بخاروں کی قسم میں سے "ملیریا بخار" بہت سخت قسم کا بخار سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ ایک تو اس کا جراثیم اپنے خول کے اندر محفوظ ہو جاتے ہیں اور کوئی دوائی اس پر اثر نہیں کر سکتی دوسرا یہ اپنی شکل تبدیل کر لیتے ہیں اور بچ جانے والے جراثیم تیزی سے بڑھتے ہیں اور انسان کو پھر 48 یا 72 گھنٹوں بعد بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں اور آخر کار موت کے منہ میں لے جاتے ہیں۔

امریکہ میں سائنسدان اب جنیٹک انجینئرنگ کے ذریعہ اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ مچھر کی پیدائش میں ایسی تبدیلیاں کی جائیں کہ اس کا اپنا دفاعی نظام ملیریا کے جرثوموں کو ختم کر دے اور دوسرا اس کے غدودوں اور نالیوں میں ایسی تبدیلی کر دی جائے کہ یہ جراثیم اندر یا باہر نہ نکال سکے اس طرح یہ مچھر ملیریا کے جراثیم ٹرانسفر کرنے میں کوئی کردار ادا نہ کر سکیں گے اور دنیا میں ہر سال تین ملین انسان جو ملیریا سے ہلاک ہو جاتے ہیں بچ سکیں گے۔

سائنس دانوں کا ایک گروپ مچھر کی پیدائش میں اس طرح کی تبدیلی کرنے کے خلاف ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر اس طرح باہر کی فضا میں یہ مچھر کوئی منفی تبدیلی کر دیں تو انسانوں یا دیگر جانوروں کے لئے خطرناک صورتحال ہو سکتی ہے۔

کپاس کو تباہ کرنے والے کیڑے

امریکہ کی ایک فرم جس کا تعلق کاٹن انڈسٹریز سے ہے نے ایک سائنسدان کو ایک ملین ڈالر دینے کا معاہدہ کیا ہے تاکہ وہ کپاس تباہ کرنے والے کیڑے کے جین میں تبدیلی کر کے اسے بے ضرر بنا دے۔ متعلقہ سائنسدان کا کہنا ہے کہ میں ایسی کوشش تو کر سکتا ہوں مگر اس کے منفی یا دیگر نتائج کا میں ذمہ دار نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کیڑے کچھ اور بیماریاں پھیلانے کا موجب ہو جائیں یا ماحول اور انسان ان کے اُن فوائد سے محروم ہو جائے جو قدرت نے ان میں مخفی رکھے ہوئے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ انسان کو ان زمینی کیڑوں کے بدنتائج سے محفوظ رکھے)

(مرتبہ:- بشارت احمد، ایزلون)